www.emarsiya.com

مہر پدری نیّرِ اقبال بشر ہے

مہر پدری نیّرِ اقبال بشر ہے — صدقے اسی دولت پہ زر و مال بشر ہے
یہ اجرِ گراں نیکیِ اعمال بشر ہے — اس جنس سے آسودگیِ حال بشر ہے
یہ کوکبِ مسعود سہیلِ یمنی ہے
محتاج کا دل بھی اسی مایہ سے غنی ہے

یہ شہد وہ ہے زیست کی لذت جسے کہیے — سایہ یہ وہ ہے دامنِ رحمت جسے کہیے
گوشہ یہ وہ ہے خانۂ راحت جسے کہیے — یہ نجم وہ ہے اخترِ دولت جسے کہیے
یہ خضر وہ ہے راہنما کہتے ہیں جس کو
یہ ابر وہ ہے ظلِ ہما کہتے ہیں جس کو

لیکن یہ وہ سایہ ہے جو دائم نہیں رہتا — یہ چتر وہ ہے سر پہ جو قائم نہیں رہتا
وہ کون ہے اس رتبہ میں جو نائم نہیں رہتا — انجام میں یہ فرش ملائم نہیں رہتا
نالوں سے مفر ہے نہ تڑپنے سے اماں ہے
تقدیر جہاں سو گئی پھر خواب کہاں ہے

بیتاب جو اس غم سے نہ ہو کون بشر ہے — بسمل جو نہ اس درد سے ہو کس کا جگر ہے
ہر چیز میں ساری اسی ماتم کا اثر ہے — اس داغ سے خالی نہ شجر ہے نہ حجر ہے
یہ زخمِ نہاں قلبِ تونگر میں بھی دیکھا
ناسورِ یتیمی دلِ گوہر میں بھی دیکھا

جو نخل ہو آرام گہ ہے قہر وہ ایذا — جانے وہی یہ درد دکھے جس کا کلیجا
جس نخل کے سایہ میں ہو آرام اوٹھایا — ہو جائے جو وہ خشک تو کیوں غم نہ ہو پیدا
انجام بہر دین و ملل اس کا یہی ہے
ہو تلخ مزا زیست کا پھل اسکا یہی ہے

www.emarsiya.com

ہمدرد کسی کی ہے نہ دمساز ہے موت — سب جس سے ہیں عاجز وہ فسوں ساز ہے یہ موت
ہر طائر جاں کو پر پرواز ہے یہ موت — افسوس عجب تفرقہ پرداز ہے یہ موت
اچھا نہیں الفت کا مآل اسکی خلش سے
ناخن سے جدا ہوتی ہے کہاں اسکی خلش سے

آباد مکاں سیکڑوں ویراں کئے اسنے — دلچسپ جو مجمع تھے پریشاں کئے اسنے
صد چاک ہزاروں ہی گریباں کئے اسنے — بے ربط نہ کتنے جسد و جاں کئے اسنے
ہستی میں جو کل تک تھے وہ ہیں آج عدم میں
برسوں کے تعلق یہ چھڑا دیتی ہے دم میں

کتنے ہی چراغ اسکے تھپیڑوں سے ہوئے گل — کتنوں کو کیا نالہ کناں صورتِ بلبل
حاصل ہوئی کتنوں کو پریشانئ سنبل — صد پارہ کئے کتنے گریباں صفتِ گل
خالی ہوئے اک آن میں آغوش ہزاروں
پیوند زمیں ہو گئے خوش پوش ہزاروں

یہ درد وہ ہے جسکی دوا ہو نہیں سکتی — تدبیر بجز آہ و بکا ہو نہیں سکتی
مقبول کسی کی یہ دعا ہو نہیں سکتی — مسدود کبھی راہ فنا ہو نہیں سکتی
ہے کون بشر جی سے گذرنا نہیں جس کو
زندوں میں ہے وہ کون کہ مرنا نہیں جس کو

ہاں فرق ہے اتنا کہ کوئی قبل کوئی بعد — کیا فائدہ گر چیخ کے رو دے صفتِ رعد
اک لحظہ ٹھہرنا نہیں ممکن ہے دم وعد — ٹل سکتا نہیں یہ وہ اجل نحس ہو یا سعد
دم مارنے کی جا نہیں جو ہے وہ بجا ہے
تاخیر ہو کس طرح کہ یہ امر خدا ہے

www.emarsiya.com

ہے عام یہ فرمان نہیں تخصیص کسی کی ہے قید نجابت کی نہ عالی نسبی کی
جان اس سے بچی ہے نہ نبی کی نہ وصی کی مشہور حکایت ہے سلیمان سے نبی کی
جب آئی اجل پھر نہ ہوئی دیر ذری بھی
استادہ تھے مہلت نہ ملی بیٹھنے کی بھی

جو مرضیٔ معبود ہو کیا اس میں اجارا دے رنج کہ راحت بخوشی سب ہے گوارا
جز صبر نہیں کوئی بھی اس درد کا چارا وہ اٹھ گئے جنکے لئے عالم کو سنوارا
نور صمدی صاحب لولاک کہاں ہیں
اس خلق میں اب پنجتن پاک کہاں ہیں

افسوس کہ جب وہ نہ رہے کون رہے گا پیدا جو ہوا مرگ کی ایذا بھی سہے گا
خوناب دل آبلے کا تو آنکھوں سے بہے گا کیا غم میں کسی کی کوئی جز صبر کہے گا
پیری ہو جدا ایام جوانی کی یہی ہے
اول سے روش عالم فانی کی یہی ہے

کہتے ہیں اسے دار محن جو ہیں خردمند بچھڑے ہوئے ملتے نہیں تڑپے کوئی ہر چند
ناشاد اٹھاتا ہے کوئی داغ جگر بند ماں باپ کے ماتم میں کہیں روتے ہیں فرزند
بھائی کی جدائی کہیں بھائی نے سہی ہے
اس غمکدہ دہر کا نیرنگ یہی ہے

ہمکو بھی فلک نے اسی آفت میں پھنسایا جو وقت گیا ہاتھ سے وہ پھر کے نہ آیا
افسوس اٹھا والد ذی قدر کا سایا تقدیر کے لکھے کو کسی نے نہ مٹایا
مجبور ہے ہر شخص زمانے کی روش سے
کچھ کام بر آیا نہ دوا سے نہ دوش سے

www.emarsiya.com

انجام میں سہال ہوا وجہ ہلاکت — اٹھارھویں تاریخ ہوئی خلق سے رحلت
یہ نیکئ اعمال ہو یا خوبی قسمت — وہ موت ملی جس میں کہ ہے اجر شہادت
گزری تھی جو اک عمر غم شاہ ہدا میں
دنیا کو بھی چھوڑا تو اسی ماہ عزا میں

از بسکہ دل و جان سے وہ تھے پیرو حیدر — دولت پہ توجہ ہوئی مثل ابوذر
اپنے کو ہر اک شخص سے سمجھا کئے کمتر — جاہ و حشم دہر کو دیکھا بھی نہ مڑ کر
کب صبر کا دامن ہوس مال میں چھوڑا
جادہ نہ قناعت کا کسی حال میں چھوڑا

ایمان کا وہ جوش وہ پابندی اسلام — مرغوب نہ تھا جز عمل خیر کوئی کام
ایذا کو بھی اس راہ میں سمجھا کئے آرام — تھا مشغلہ نظم مصائب سحر و شام
چاہی نہ بدی عمر نکوئی میں گزاری
اوقات اسی مرثیہ گوئی میں گزاری

وہ مرثیہ گوئی کہ جو مقبول پیمبر — سنکر جسے آجاتے تھے حیرت میں سخنور
چبھتا ہوا ہر لفظ کہ جیسے نشتر — مضمون احادیث صحیحہ کے سراسر
دنیا میں کمالات کی گو قدر نہیں ہے
وہ کام کیا جس کا صلہ خلد بریں ہے

یہ بندش مضمون یہ فصاحت نہیں دیکھی — یہ رنگ سخن اور یہ طبیعت نہیں دیکھی
اسطرح قبولیت مدحت نہیں دیکھی — کس بزم میں ہوتے ہوئے رقت نہیں دیکھی
بخشش کے ہوا کی نظر اک بیت کے بدلے
گھر مل گیا جنت میں ہر اک بیت کے بدلے

www.emarsiya.com

لب پر تھے مدام احمد مرسلؐ کے خصائل — تھے پیشِ نظر مدح ائمہ کے رسائل
تھا ذکر احادیث کبھی ذکرِ مسائل — انسان میں تھے جمع فرشتے کے خصائل
بے نفس تھے سینے میں نہ کینہ تھا کسی کا
کامل تھا اثر پیرویٔ نفسِ نبیؐ کا

دشمن سے بھی رکھتے تھے حسد اور نہ عداوت — احباب کے دل جانتے ہیں انکی محبت
دنیا کے علائق سے ہمیشہ رہی نفرت — ہر امر میں تھی عاقبت اندیش طبیعت
جو کام کیا فرقِ شریعت میں نہ آیا
دنیا کا کوئی ذکر وصیت میں نہ آیا

حیران ہوں کس حرفِ حکایت کو کروں یاد — روؤں شفقت کو کہ محبت کو کروں یاد
پابندیٔ احکام شریعت کو کروں یاد — یا مرثیہ گوئی کی وصیت کو کروں یاد
فرقت کا تحمل دلِ مایوس میں کب ہے
جو بوجھ سنبھلتا نہیں وہ دوشِ ادب ہے

حکم اب بھی ہو کوئی تو بجا کہکے پکاروں — بیتاب ہے دل آپ کو کیا کہکے پکاروں
مداحِ امام دوسرا کہکے پکاروں — یا ذاکرِ شاہِ شہدا کہکے پکاروں
تیغِ غمِ دوری سے جگر کٹتا ہے میرا
مرحوم تو کہتے ہوئے دل پھٹتا ہے میرا

مشتاق رہا کرتے تھے جو صاحبِ ایماں — آج آئے ہیں پرسے کیلئے با دلِ نالاں
از بسکہ ہیں ایامِ غمِ شاہِ شہیداں — ہر دم یہی چرچے ہیں یہی ذکر ہے ہر آں
ہے کون جو غم دیدہ و دلگیر نہیں ہے
مجلس تو ہے وہ ذاکرِ شبیر نہیں ہے

www.emarsiya.com

بس اے عزادارو اب ختم کرو گریہ و زاری — صبر اسمیں مناسب ہے تا جو ہو رضئ باری
دنیا سے سوئے خلد گئی اُن کی سواری — اس باغ میں آئیگی نہ اب بادِ بہاری
جو ہو گئے پژمردہ وہ گل خاک کھلیں گے
تا حشر بھی روؤ گے تو اب وہ نہ ملیں گے

دیکھو تو کہ کس کس نے یہ صدمہ نہ اٹھایا — سوچو تو کہ یہ داغ نہ کس قلب نے کھایا
اس غم سے بچا ہے کوئی اپنا نہ پرایا — اس زخم نے ہر آنکھ کو ہے خون رُلایا
قیدی بھی رہے نالہ کش آزاد بھی رو دئیے
چالیس برس سید سجاد بھی روئے

تکئے سے نہ کام اور نہ بچھونے سے غرض تھی — آرام سے مطلب تھا نہ سونے سے غرض تھی
دامانِ گریباں کے بھگونے سے غرض تھی — ہر صبح و مسا آپکو رونے سے غرض تھی
اوقات نہ دنیا کے کشاکش و پیچ میں گزرے
جبتک رہے عالم میں اسی رنج میں گزرے

کر لیتے ہیں جی کھول کے سب اشک فشانی — رونے بھی نہ دیتے تھے انھیں ظلم کے بانی
پانی کا قلق ہمیشہ ہے تشنہ دہانی — حضرت کی مصیبت پہ لہو ہوتا ہے پانی
ماتم ہوا برپا تو کھلی آنکھ غشی سے
غم کھانے کی طاقت بھی نہ تھی فاقہ کشی سے

اک دو دکا انساں سے تحمل نہیں ہوتا — دکھ سہہ کے شکایت میں تامل نہیں ہوتا
اسطرح مصائب کا تسلسل نہیں ہوتا — اللہ سے بے اسکے توصل نہیں ہوتا
یہ آفتیں کس کے دلِ ناشاد نے جھیلیں
سب سختیاں کس صبر سے سجادؑ نے جھیلیں

www.emarsiya.com

وہ داغ عزیزوں کے وہ گھر بھر کی تباہی
پھیلی ہوئی تھی کفر کی عالم میں سیاہی
آمادۂ بیداد تھے لشکر کے سپاہی
تھے جور جو بیحد تو ستم نا متناہی
یاور تو کٹائے ہوئے سر رن میں پڑے تھے
تلواریں لیے تشنۂ خوں سر پہ کھڑے تھے

بیدینوں نے جب شمع امامت کو بجھایا
مظلوموں پہ کچھ دستِ جفا اور بڑھایا
افسوس نبی زادیوں پر رحم نہ کھایا
سب زیور و زر لوٹ لیا گھر کو جلایا
تھا ضعف کہ دو گام نہ چل سکتے تھے عابد
جلتے تھے خیام اور نہ نکل سکتے تھے عابد

چلاتا تھا یہ شمر جفا کیش و بد اطوار
سر کاٹ لو اسکا بھی یہ لڑکا ہے جو بیمار
آمادہ ہوئے پاکے جو یہ حکم وہ غدار
اسوقت تھے مقتل میں عیاں حشر کے آثار
بیجا جو ستم تھے خلفِ سرورِ دیں پر
نزدیک یہ تھا پھٹ کے گرے چرخ زمیں پر

فریاد کناں تھے جو حرم با دل مضطر
لشکر کو پکارا پسر سعد بد اختر
دو انکو نہ ایذا کہ یہ ہیں آلِ پیمبر
اسباب جو لوٹا ہے وہ دیدو انھیں لاکر
کیجئے سرِ مظلوم پہ تلوار نہ کوئی
دے عابدِ بیمار کو آزار نہ کوئی

برگشتہ تھا کیا آلِ پیمبر سے زمانا
بیرحموں نے اس حکم کو افسر کے نہ مانا
آرام کی جا بیٹھنے کا تھا نہ ٹھکانا
اب تک کہیں پانی نظر آتا ہے نہ دانا
ایذائے عطش حد سے زیادہ جو سہی تھی
معصوموں میں رونے کی بھی طاقت نہ رہی تھی